صفائی کی اہمیت

17-December-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یعنی بے شک دُعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء

فی فضل الصلوۃ...الخ، ۲/۲۸، حدیث:۴۸۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ عاشقانِ رسول بہت خُوش نصیب ہیں جو اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، وُضو بے وُضو، دُرودِ پاک ہی پڑھتے رہتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ کثرتِ دُرودِ پاک کی سعادت حاصل کرنے کی برکت سے موت کے وقت کی سختیاں آسان ہو جائیں گی اور قبر و آخرت کی منزلیں بھی آسانی سے طے ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

☆ نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بیان سُنوں گا۔ ☆ عِلْمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی گندگی سے پاک کر کے عزّت و بلندی عطا کی وہیں ظاہر و باطن کی پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا

1...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

وقار بلند کیا، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی سُتھرائی، ظاہری شکل وصُورت کی خوبی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور سازو سامان کی صفائی ہو یا سُواری کی دُھلائی الغرض ہر چیز کو صاف ستھرا رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے۔ آیئے! صفائی ستھرائی کی اہمیت پر 3 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں: (1) پاکیزگی نصف ایمان ہے۔(مسلم، ص140، حدیث:223)(2) بے شک اسلام صاف سُتھرا (دِین) ہے (جبکہ ایک روایت میں ہے کہ اللہ پاک نے اسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی ہے) تو تم بھی نَظافت حاصل کیا کرو کیونکہ جنّت میں وہی شخص داخل ہو گا جو (ظاہر و باطن میں) صاف ستھرا ہو گا۔(کنز العمال، 5/123، حدیث:25996، جمع الجوامع، 4/115، حدیث:10624، فیض القدیر، 2/409، تحت الحدیث:1953)(3) جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف ستھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری شکل وصورت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزت کریں۔(جامع صغیر، ص22، حدیث:257) حضرت علّامہ عبد الرّؤف مُناوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے انسان نفرت و حقارت محسوس کرے اس سے بچا جائے خصوصاً صاحبِ اقتدار اور عُلَمائے کرام کو ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔(فیض القدیر، 1/249، تحت الحدیث: 257)

یاد رہے! جب بچّہ اس دنیا میں آتا ہے تو خون میں لَت پَت ہوتا ہے، اس کے پیدا ہونے کے بعد سے ہی اس کے ساتھ صفائی کا تعلق جُڑ جاتا ہے، پھر بچے کے سمجھدار ہونے تک اس کی صفائی ستھرائی اور اسے نفاست پسند بنانے کی ذمہ داری اس کے والدین و سرپرست ادا کرتے ہیں۔ بالغ ہونے کے بعد اس پر اسلام کے کئی ایسے احکامات (مثلاً نماز وغیرہ) لازم ہوتے ہیں کہ جن کی بنا پر اسے اپنے جسم اور لباس کو پاک صاف رکھنا ضَروری ہے، اسی طرح انتقال کے بعد بھی شریعت میں غسل دے کر دفنانے کا حکم ہے۔ اسلام میں صفائی ستھرائی کی اتنی اہمیت ہونے کے باوجود ہمارے معاشرے میں ایک تعداد

صفائی ستھرائی کے معاملے میں سُستی کا شکار ہے۔جن کا لباس، بستر، جُوتے موزے، چپل، رومال، عمامہ، چادر، کنگھی، سواری الغرض ہر وہ چیز جو ان کے استعمال میں ہوتی ہے،وہ بزبانِ حال چیخ چیخ کر پکار رہی ہوتی ہے کہ مجھے صاف کیا جائے۔ بہر حال اگر انسان خود صاف ستھرا اور اس کے آس پاس کا ماحول بھی صفائی والا ہو تو یہ اس کے بدن اور اس کی سوچ کے صحّت مند بننے میں بڑا مدد گار ثابت ہو سکتا ہے،جب بدن اور سوچ صحّت مند اور دُرست ہوں تو آدمی دِین و دنیا کے بے شمار کام عمدگی (خوبی) کے ساتھ بجالا سکتا ہے۔ جب وہ عبادت کرے گا تو اس میں بھی اس کو لذّت آئے گی اور خُشوع و خُضوع حاصل ہو گا،یونہی جب آدمی کا ظاہر صاف ہوتا ہے تو اس کا اَثر اس کے باطن پر بھی پڑتا ہے کیونکہ ان دونوں کا آپس میں تعلق ہوتا ہے، نیز آدمی غور کرے کہ صاف ستھرا شخص اسے کتنا پسند آتا ہے، ایسے شخص کے ساتھ رہنا، اس کے قریب بیٹھنا کس قدر اچّھا لگتا ہے، پھر طبیعتوں کا بھی میلان ہوتا ہے، صاف ستھرا آدمی صاف ستھرے لوگوں میں بیٹھتا ہے جیسا کہ مثال بیان کی جاتی ہے کہ اَلْجِنْسُ یَمِیْلُ اِلٰی جِنْسِہٖ یعنی ہر جنس اپنی جنس کی طرف مائل ہوتی ہے چنانچہ

کوّے اور کبوتر کی دوستی

ایک مرتبہ کوّے اور کبوتر میں دوستی ہو گئی،ایک شخص نے جب یہ دیکھا تو سوچا کہ کبوتر اور کوّے کا کیا ملاپ!یہ دونوں تو الگ الگ ہیں، آخر کبوتر اور کوّے کی ایک دوسرے کے ساتھ دوستی کیسے ہوگئی؟ چنانچہ اس نے غور کیا تو پتا چلا کہ کبوتر بھی لنگڑا تھا اور کوّا بھی، دونوں کو ان کی ایک جیسی صفت نے دوست بنا دیا۔

جالینوس اور پاگل کا قصہ

ایک مرتبہ جالینوس(یونان کا مشہور طبیب) کہیں جارہا تھا، ایک پاگل شخص اس کے قریب آیا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ جالینوس گیا اور اپنے خادم کو کہنے لگا کہ فُلاں مَعْجُون(دوائی) لے آؤ، میں اسے کھاؤں گا۔ خادم نے عرض کی: یہ آپ کے کھانے کا نہیں۔ جالینوس کہنے لگا: میں تو یہی مَعْجُون کھاؤں گا۔ خادم نے کہا: یہ معجون آپ نہیں کھاسکتے یہ پاگلوں کے لئے ہے۔ جالینوس نے کہا: اگر میں پاگل نہیں ہوں تو وہ پاگل میرے نزدیک آیا کیوں؟ یقیناً میرے اندر کوئی ایسی چیز ہوگی جبھی تو وہ میرے قریب آیا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یہ واقعات سمجھانے کے لئے ہیں کہ صفائی ستھرائی، خوشبو، نظافت و پاکیزگی اگر ہماری طبیعتوں کا حصّہ ہوگی تو ہمارے قریب بھی ایسے ہی لوگ ہوں گے۔ لہٰذا جب بھی کھانا کھایا جائے تو یاد کرکے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **کھانے کا وضو** ضرور کرلینا چاہئے، ☆ کھانے کے وُضو سے مراد اچھی طرح ہاتھ اور منہ کا اگلا حصہ دھونا ہے ☆ کُلّی بھی کرلی جائے، اس لئے کہ ہم روزانہ ان ہاتھوں سے کئی کام کرتے ہیں، جس کے سبب میل کچیل، بے شمار جراثیم(Germs) ہمارے ہاتھوں سے چمٹ جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کھانے کا وضو کرنے کی برکت سے نہ صرف ہمارے ہاتھ منہ وغیرہ کی صَفائی ہوجاتی ہے بلکہ ہمیں کئی بیماریوں اور جراثیم سے بھی تحفُّظ(Protection) حاصِل ہوجاتا ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں اس کی ترغیبیں بھی موجود ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے 5 فرامینِ مُصْطفٰے سُنتے ہیں، چنانچہ

کھانے سے پہلے اور بعد کے وُضو کے فضائل

(1)اِرشاد فرمایا: کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضو کرنا مُحتاجی کو دُور کرتا اور یہ رسولوں عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی سُنّتوں میں سے ہے۔(معجم اوسط، ۵/۲۳۱، حدیث:۷۱۶۶)

(2)اِرشاد فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ کریم اُس کے گھر میں بھلائی زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے، وُضو کرے اور جب اُٹھایا جائے اُس وَقت بھی وُضو کرے۔(ابن ماجه، کتاب الاطعمه، باب الوضوء عند الطعام، ۴/۹، حدیث:۳۲۶۰)

(3)اِرشاد فرمایا: کھانے سے پہلے وُضو کرنا ایک نیکی اور کھانے کے بعد کرنا دو نیکیاں ہیں۔

(جامع صغیر، ص ۵۷۴، حدیث:۹۶۸۲)

(4)اِرشاد فرمایا: کھانے سے پہلے اور بعد وُضو(یعنی ہاتھ اور منہ کا اگلا حصہ دھونا)رزق میں کُشادگی کرتا اور شیطان کو دُور کرتا ہے۔(کنز العمال، کتاب المعیشة والعادات، الباب الاول، جز۸، ۱۵/۱۰۶، حدیث:۴۰۷۵۵)

(5)اِرشاد فرمایا: کھانے میں برکت کا ذریعہ اس(یعنی کھانے) سے پہلے اور اس(یعنی کھانے) کے بعد وُضو کرنا(یعنی دونوں ہاتھ گِٹّوں تک دھونا) ہے۔

(ترمذی، کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی الوضوء...الخ، ۳/۳۳۴، حدیث:۱۸۵۳ ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ کھانے کا وُضو **محتاجی کو دُور** کرتا ہے، **انبیائے کرام** عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام **کی سُنّت** ہے، **گھر میں بھلائی کو بڑھاتا** ہے، اس کی برکت سے کھانے سے پہلے **ایک** اور کھانے کے بعد **دو نیکیاں** ملتی ہیں، **شیطان کو دُور** کرتا اور کھانے **میں برکت** کا ذریعہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ کھانے کے وُضو سے مُراد نَمازوالاوُضو نہیں بلکہ اِس سے مراد دونوں ہاتھ گٹّوں تک، منہ کا اگلا حصّہ دھونااور کُلّی کرنا ہے۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی ایک تحریر کا خلاصہ ہے کہ توریت میں کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے اور کُلّی کرنے کا حکم تھا، مگر قوم کے شریروں نے تحریف (تبدیلی) کر کے پہلے والا مٹا دیا اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کو باقی رکھا۔ کھانے سے پہلے ہاتھ منہ دھونے کا حکم اس لیے ہے کہ ہاتھ منہ کام کاج میں مصروفیت کی وجہ سے **میلے** ہو جاتے ہیں۔ کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونے کا حکم اس لیے ہے کہ کھانے کی وجہ سے **ہاتھ منہ چِکْنے** ہو جاتے ہیں۔ کھانا کھا کر کُلّی کرنے والا دانتوں کے **اَمراض** سے محفوظ رہے گا۔ اسی طرح وضو میں مسواک کا عادی بھی **دانتوں اور معدے کے اَمراض** سے بچا رہتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۲ ملخصًا)

کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ منہ دھونے کے کئی **طِبّی فوائد** (Medical Benefits) بھی ہیں۔ چنانچہ ماہرین کا کہنا ہے کہ پیٹ کے جراثیم زیادہ تر کھانے پینے کے دوران انسانی جسم میں داخل ہوتے ہیں،ہاتھ منہ نہ دھونے کی وجہ سے **جِلدی امراض**(Skin Diseases)،پیٹ کے اَمراض اور دیگر بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔ بعض اوقات دوسرے مریضوں کے **تُھوکنے، چھینکنے اور کھانسنے** کی وجہ سے بھی بیماریوں کے جراثیم ہمارے ہاتھوں پر لگ جاتے ہیں، کھانے سے پہلے اچھی طرح ہاتھ منہ دھونے سے ان سے بچاؤ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کھانے کے بعد ہاتھ منہ نہ دھونے سے کھانے سے **آلودہ مقامات پر جراثیم** پیدا ہوتے اور بڑھتے رہتے ہیں، یوں بیماریاں پھیل سکتی ہیں۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ منہ دھونے کی عادت بنائی جائے۔ ہاں ثواب اس پر تب ہی ملے گا کہ جب **سُنّت پر عمل کرنے کی نیت** بھی ہو گی۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! **صفائی** ستھرائی بہترین عادت ہے۔ امیری ہو یا غریبی، تندرستی ہو یا بیماری ہر حال میں **صفائی** ستھرائی انسان کی عزت و وقار کی محافظ ہے۔ دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کر کے عزت و بلندی عطا کی ہے، وہیں ظاہری پاکیزگی، **صفائی** ستھرائی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا وقار بھی بلند کیا ہے، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی صفائی، ظاہری شکل وصورت کی عمدگی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور ساز و سامان کی بہتری ہو یا سواری کی دھلائی، الغرض ہر ہر چیز کو صاف ستھرا رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے، خود ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نظافت و پاکیزگی میں اپنی مثال آپ تھے۔ کئی کتب میں یہ بات ملتی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک جسم سے خُوشبو آیا کرتی۔ مبارک پسینہ خوشبودار تھا۔

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ رسولِ عربی" کے صفحہ نمبر 281 اور 282 پر ہے: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی مبارک داڑھی میں کنگھی کرتے، آئینہ دیکھتے، سونے سے پہلے آنکھوں میں سُرمہ ڈالتے۔ مُونچھ مبارک کٹوایا کرتے۔ بال مبارک بھی ترشواتے، اگر مُوئے (بال) مبارک خود بخود پھیل جاتے تو آپ ان کو دو حصے بطورِ مانگ کر لیتے، آپ بہ تکلف مانگ نہ نکالتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک جسم کی نظافت ہی تھی کہ کبھی بدن مبارک اور کپڑوں پر مکھی نہ بیٹھی۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل ومن ذالک ماظھر من الآیات عند مولدہ، ۱/۳۶۸) اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میرے پاس دو عالَم کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! ان دو چادروں کو

دھولو! میں نے عرض کی: یارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کل ہی تو میں نے دھوئی تھیں۔ فرمایا: کیا تم نہیں جانتیں کہ کپڑا بھی تسبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کرتا ہے اور جب مَیلا ہو جاتا ہے تو اس کا تسبیح کرنا رُک جاتا ہے۔ (تاریخِ بغداد ج9 ص245)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زندگی کے یہ پہلو ہمیں دعوت دے رہے ہیں کہ ہم بھی **صفائی** ستھرائی کا خاص خیال رکھیں، قرآنِ پاک میں بھی صاف ستھرا رہنے کی ترغیب موجود ہے، چنانچہ ارشادِ باری ہے:

سُتھرے لوگ اللہ کریم کو پسند ہیں

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ(۲۲۲) ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔ (پ۲، البقرہ: ۲۲۲)

جبکہ احادیثِ مبارکہ میں بھی مختلف مقامات پر **صفائی** ستھرائی کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ اسلام میں **پاکیزگی** کا مفہوم بہت وسیع ہے، انسانی زندگی میں **پاکیزگی** کی ضرورت اس کی پیدائش سے شروع ہو کر اس کی موت تک باقی رہتی ہے، لہٰذا **پاکیزگی** سے وابستگی کمالِ زندگی ہے تو **پاکیزگی** سے لاتعلقی زوالِ زندگی ہے۔ **پاکیزگی** کی پابندی صحت ہے تو **پاکیزگی** سے بیزاری گویا بیماری ہے، یہی وجہ ہے کہ نگاہِ مُصْطَفٰے میں **پاکیزگی** وسیع معنوں والا لفظ ہے، اسی لیے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے **پاکیزگی** کو نصف ایمان قرار دِیا۔ آیئے! **صفائی** سُتھرائی کے ضمن میں 7 احادیثِ مبارکہ سُنتے ہیں، چنانچہ

احادیث میں صفائی کی اَہَمِّیَّت

(1) اِرشاد فرمایا: اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ **صفائی نصف ایمان ہے۔**

(مسند احمد، مسند الکوفیین، ۳۵۸/۶، حدیث:۱۸۳۱۵ ملتقطاً)

(2) اِرشاد فرمایا: بے شک اسلام صاف ستھرا (دین) ہے تو تم بھی **صفائی** ستھرائی حاصل کیا کرو، کیونکہ جنت میں صاف ستھرا رہنے والا ہی داخل ہوگا۔

(کنز العمال، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی فضل الطھارۃ، جز۹، ۱۲۳/۵، حدیث:۲۵۹۹۶)

(3) اِرشاد فرمایا: جو چیز تمہیں مل جائے اس سے **صفائی** ستھرائی حاصل کرو، اللہ کریم نے اسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی ہے اور جنت میں صاف ستھرے رہنے والے ہی داخل ہوں گے۔

(جمع الجوامع، ۱۱۵/۴، حدیث:۱۰۶۲۴)

(4) اِرشاد فرمایا: جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف ستھرا رکھو اور اپنی سُواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری حالت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزت کریں۔

(جامع صغیر، ص۲۲، حدیث:۲۵۷)

حضرت علامہ عبد الرؤف مُناوی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے انسان نفرت و حقارت محسوس کرے، اس سے بچا جائے خصوصاً حکمرانوں اور علمائے کرام کو ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔ (فیض القدیر، ۲۴۹/۱، تحت الحدیث:۲۵۷ ملخصاً)

(5) اِرشاد فرمایا: لازم ہے ہر مسلمان پر کہ ہر سات (7) دن میں ایک دن غسل کرے، جس میں سر و جسم دھوئے۔ (بخاری، کتاب الجمعۃ، باب ھل علی من لم یشھد... إلخ، ۳۱۰/۱، حدیث:۸۹۷)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں ایک دن سے مُراد جمعہ کا دن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہفتہ میں جمعہ کے دن غسل کر لینا چاہیئے تاکہ بدن بھی صاف ہو جائے اور کپڑے بھی اور جمعہ کی بِھیڑ میں مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو، چونکہ سر میں میل جوئیں زیادہ ہو جاتی ہیں، اس

لئے خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ورنہ جسم میں یہ بھی داخل تھا۔ غسل میں کلی اور ناک میں پانی لینا اور تمام جسم کا دھونا ہمارے ہاں فرض ہے۔(مرآۃ المناجیح،۱/۳۴۵تا۳۴۶ملتقطاً)

(6)حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے یہاں تشریف لائے، ایک شخص کو پراگندہ سر دیکھا، جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، فرمایا:"کیا اس کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو جمع کرلے!"اور دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا:"کیا اسے ایسی چیز نہیں ملتی جس سے کپڑے دھولے۔"(ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی غسل الثوب وفی الخلقان، ۴/۷۲، حدیث: ۴۰۶۲)

(7)حضرت عطاء بن یسار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی طرف اِشارہ کیا، گویا بالوں کے دُرُست کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ وہ شخص دُرُست کر کے واپس آیا تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:"کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔

(مؤطا امام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، ۲/۴۳۵، حدیث: ۱۸۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا! صفائی نصف ایمان ہے۔ اسلام صفائی کو پسند کرتا ہے۔ صاف ستھرا رہنے والا جنت میں داخل ہوگا۔ پہننے کا لباس، سُواریاں اور ظاہری حالت کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ کپڑے اور سر کے بالوں کو بھی صاف اور ٹھیک رکھنا چاہیے۔ کیونکہ صفائی اللہ کریم اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پسند ہے، انسان کو جنت

میں داخل کرے گی، اسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی گئی ہے، انسان کو عزت دِلاتی ہے اور **صفائی** کا اہتمام نہ کرنے والے کو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سمجھایا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے جسم اور لباس وغیرہ کو ناپاکی سے پاک رکھنے کے ساتھ ساتھ میل کچیل وغیرہ سے بھی صاف رکھے۔ اپنے سر اور داڑھی کے بالوں میں خوشبودار تیل ڈالے۔ ناخن (Nails) بھی زیادہ نہ بڑھنے دے کہ ان میں میل کچیل بھر جاتا ہے، پھر وہ کھانا وغیرہ کھانے میں پیٹ کے اندر پہنچتا ہے، جس کے سبب طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ بغل کے بال دور کرنا، زیرِ ناف کے بال مونڈنا، ناخن کاٹنا وغیرہ تو ایسے کام ہیں جن کا ہر شریعت میں حکم تھا اور یہ پچھلے نبیوں کی سُنّتوں میں سے ہیں، چنانچہ

رسولوں کے افسر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: 10 چیزیں فِطرت سے ہیں (یعنی ان کا حُکم ہر شریعت میں تھا) مُونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مِسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، اُنگلیوں کے جوڑ دھونا، بغل کے بال دُور کرنا، ناف کے نیچے کے بال مُونڈنا، اِستنجا کرنا اور کُلّی کرنا۔ (مسلم، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، ص ۱۲۵، حدیث: ۶۰۴)

آیئے! اس بارے میں سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو چند اہم نکات بیان کیے ہیں وہ سُنتے ہیں: 40 روز سے زیادہ ناخن یا بغل کے بال یا ناف کے نیچے کے بال رکھنے کی اجازت نہیں، بعد چالیس (40) روز کے گنہگار ہوں گے، ایک آدھ بار میں گناہِ صغیرہ ہو گا، عادت ڈالنے سے کبیرہ ہو جائے گا، فِسق ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۶۷۸ ماخوذاً) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: مُونچھیں اتنی بڑھانا کہ منہ میں آئیں حرام، گناہ اور غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۶۸۴ ماخوذاً)

لہٰذا ہوسکے تو ہر جمعہ کو یہ کام کر ہی لینے چاہئیں، کیونکہ ایک حدیثِ مبارک میں ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے مُونچھیں کترواتے اور ناخن ترشواتے۔

(شعب الایمان، باب فی الطھارات، ۳/۲۴ حدیث: ۲۷۶۳) ☆ دانت سے ناخن نہیں کاٹنا چاہیے کہ مکروہ ہے اور اِس سے مَرَضِ بَرَص (یعنی ایسا مرض جس میں بدن پر سفید دھبّے پڑ جاتے ہیں اس کے) پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔(ردالمحتار مع درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۶۸) ☆ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں۔یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔(کیمیائے سعادت، ۱/۱۶۸) ☆ ناخن یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد دفن کر دینے چاہئیں۔(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۶۸) ☆ ناخن تراش لینے کے بعد اُنگلیوں کے پورے (یعنی اُنگلیوں کے اگلے حصّے) دھو لینے چاہئیں۔ ☆ بغل کے بالوں کو اُکھاڑنا سُنّت ہے اور مُونڈنا گناہ بھی نہیں۔(در مختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۷۱) ☆ ناک کے بال نہ اُکھاڑیں کہ اس سے مرضِ آکلہ پیدا ہو جانے کا خوف ہے۔(فتاویٰ ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والحصا...الخ، ۵/۳۵۸) (آکلہ پہلو میں ہونے والے اُس پھوڑے کو کہتے ہیں جس سے گوشت پوست (کھال) سڑ جاتے ہیں اور گوشت جھڑنے لگتا ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عمامہ باندھنا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سُنّت ہے اور اس کی برکت سے عبادت کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔یاد رہے! عمامہ شریف پہننے سے کوئی پُر وقار اسی وقت نظر آسکتا ہے جبکہ عمامہ شریف خوب صاف ستھرا ہو، اگر صورتِ حال اس کے اُلٹ ہوئی تو نفرت کا سبب بن سکتا ہے۔عمامے کو میل سے بچائیں، وقتاً فوقتاً دھوتے رہیں، تیل لگانے کی صورت میں سر بند کا بھی اِستعمال کیا جائے۔سر سے چپٹی ٹوپی پہننے سے عمامہ شریف بار بار کھول کر باندھنے سے سر کو ہوا بھی لگتی رہے گی اور بدبُو بھی پیدا نہیں ہو گی۔اللہ پاک ہمیں ظاہری و باطنی صفائی عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح ہم اپنے بدن، لباس، استعمالی چیزوں اور گھر کو صاف ستھرا رکھتے ہیں، اسی طرح اپنے علاقے اور محلے کو بھی صاف ستھرا رکھنا ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے۔ بڑے شہروں میں انتظامیہ کی طرف سے رہائشی علاقے سے تھوڑی دور ایک جگہ مقرر ہوتی ہے کہ آس پاس کے لوگ اپنے گھروں کا کچرا وہاں ڈال دیں، پھر وہاں سے انتظامیہ کی گاڑیاں اس کچرے کو لے جاتی ہیں، لیکن بعض لوگ روڈ (Road) کے درمیان یا کسی کے گھر کے سامنے کچرے کا ڈھیر لگانا شروع کر دیتے ہیں، ایک کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا بھی اپنے گھر کا کچرا وہاں پھینکتا ہے تو گویا لائن لگ جاتی ہے، وہی جگہ عوامی طور پر کچرا کُونڈی قرار پاتی ہے، لیکن جس کے گھر کے باہر یہ کاروائی کی جاتی ہے وہ کس تکلیف سے گزرتا ہے، اس کا حال وہی بتا سکتا ہے جس پر یہ گزری ہو۔ آیئے! اس بارے میں دل تھام کر ایک لرزہ خیز واقعہ سُنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

افسوس ناک حادثہ

ایک مرتبہ شہر مُرشِد کے علاقہ کھڈّا مارکیٹ میں رات کے وقت کچرے کے ڈھیر میں لگنے والی آگ کے دھوئیں نے ایک رہائشی عمارت کی پہلی منزل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، جس کے نتیجے میں دم گھٹنے سے 7 سالہ آمنہ، 3 سالہ ایان اور ایک سالہ عبد العزیز زندگی کی بازی ہار کر موت کی وادی میں چلے گئے، جبکہ بچوں کی والدہ کو تشویش ناک حالت میں I.C.U میں داخل کیا گیا۔ اللہ کریم لَواحقین کو صبر جمیل اور اس پر ثوابِ عظیم عطا فرمائے۔ (آمین) کچرے کے ڈھیر میں آگ کسی نے جان بوجھ کر لگائی یا کسی کی غلطی کی وجہ سے بھڑک اُٹھی، بہرحال ایک خاندان پر صدموں کے پہاڑ ٹُوٹ پڑے۔ تین ننھی مسکراتی کلیاں مُرجھا گئیں اور خوشیوں بھرے گھر میں اُداسیوں نے بسیرا کر لیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف سُتھرا رکھو اور اپنی سُواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری حالت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزت کریں۔ (جامع صغیر، ص ۲۲، حدیث: ۲۵۷) یاد رہے! اپنی ذمہ داری کو پورا نہ کرنے والا شخص قصوروار ہوتا ہے، لیکن ایسے حادثات کی روک تھام کرنے کے لئے ہماری بھی اخلاقی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے گھر، دکان ، محلے اور علاقے کو صاف سُتھرا رکھنے کی کوشش کریں، اپنا گھر صاف رکھنے کے لئے گلی میں کچرا نہ پھیلائیں، گلی کو صاف رکھنے کے لئے چوک کو کچرا کُنڈی نہ بنائیں، ہر عقل رکھنے والا اس بات سے اتفاق کرے گا تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم روزانہ کچرے کے ڈھیر میں اضافہ کر دیتے ہیں، کوئی نہیں رُکتا ہم خود تو رُک جائیں اور کچرا وہاں ڈالیں جہاں انتظامیہ نے جگہ مخصوص کی ہو، کیا یہ فریاد اس قابل نہیں کہ اس پر غور کیا جائے، ذرا سوچئے! (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، فروری 2017 ملخصاً)

نیک عمل نمبر 43 کی ترغیب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! دیر مت کیجئے! آج بلکہ ابھی سے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جایئے اور صفائی ستھرائی کی عادت پر استقامت پانے کے لیے امیر اہلِ سُنّت کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" نامی رسالے کو مکتبۃ المدینہ سے حال کیجیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 72 نیک اعمال میں صفائی کی عادت بنانے کے لیے ایک 72 نیک عمل شامل ہے، چنانچہ

نیک عمل نمبر 43 ہے: کیا آپ **صفائی سُتھرائی** کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (صفائی سُتھرائی: یعنی بدن ولباس، گھر اور جہاں کام کرتے ہیں وہ جگہ اور وہاں کی اَشیا صاف رکھنا وغیرہ۔ **سلیقہ:** یعنی وقت کی پابندی، گھر

اور اپنی یا کسی اور کی گاڑی میں بیٹھتے وقت بِلا ضرورت زور سے دروازہ بند کرنا، اپنے گھر، تعلیم گاہ، دفتر یا کسی کے ہاں کی جو چیز اِجازت ہونے کی صُورت میں اُٹھائی پھر اُسی جگہ رکھنا وغیرہ۔)

اللہ کریم ہمیں روزانہ اپنے نیک اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡکَرِیۡم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل کی اِصلاح کی ضرورت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم ظاہری **صفائی** ستھرائی کے متعلق سُن رہے تھے۔ یاد رکھئے! ظاہری جسم اور لباس کی **صفائی** ستھرائی اپنی جگہ لیکن دل کی اصلاح و پاکیزگی بھی بہت ضروری ہے، چنانچہ

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: آگاہ رہو! جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے، خبردار! وہ دل ہے۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب فضل من استبراء لدینہ، ۱/۳۳، حدیث ۵۲)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دل بادشاہ ہے جسم اِس کی رِعایا، جیسے بادشاہ کے دُرُست ہو جانے سے تمام مُلک ٹھیک ہو جاتا ہے، ایسے ہی دل سنبھل جانے سے تمام جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، دل اِرادہ کرتا ہے جسم اس پر عمل کی کوشش (کرتا ہے)، اس لیے صوفیائے کرام (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن) دل کی اِصلاح پر بہت زور دیتے ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، ۴/۲۳۰ملتقطاً)

امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ظاہری اَعمال کا باطنی اَوصاف کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ اگر باطن خراب ہو تو ظاہری اَعمال بھی خراب ہوں گے اور اگر باطن حَسَد، رِیاکاری اور تکبُّر وغیرہ عیبوں سے پاک ہو تو ظاہری اَعمال بھی دُرُست ہوتے ہیں۔ (منہاج العابدین، الباب الاول ،العقبة الاولی ، ص ۱۳ ،ملخصًا) باطنی گناہوں کا تعلق عموماً دل کے ساتھ ہوتا ہے۔ لہٰذا دل کی اِصلاح بہت ضروری ہے۔ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: جس کی حفاظت اور نگرانی بہت ضروری ہے وہ دل ہے، کیونکہ یہ تمام جسم کی اصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر تیرا دل خراب ہو جائے تو تمام اَعضاء خراب ہو جائیں گے اور اگر تُو اس کی اصلاح کرلے تو باقی سب اَعضاء کی اصلاح خود بخود ہو جائے گی۔ کیونکہ دل درخت کے تنے کی طرح ہے اور باقی اَعضاء شاخوں کی طرح اور شاخوں کی دُرستی یا خرابی درخت کے تنے پر موقوف ہے۔ تو اگر تیری آنکھ، زبان، پیٹ وغیرہ دُرست ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تیرا دل دُرست ہے اور اگر یہ تمام اَعضاء گناہوں کی طرف راغب ہوں تو سمجھ لے کہ تیرا دل خراب ہے۔ پھر تجھے یقین کرلینا چاہیے کہ دل کا خراب ہونا بہت سخت بات ہے۔ اس لیے دل کی دُرستی کی طرف پوری توجہ دے تاکہ تمام اَعضاء کی اِصلاح ہو جائے اور تُو روحانی راحت محسوس کرے۔ پھر دل کی اِصلاح نہایت مشکل اور دشوار (Difficult) ہے کیونکہ اس کی خرابی خطرات ووَسوسوں پر مُشْتَمِل ہے جن کا پیدا ہونا بندے کے اِختیار میں نہیں۔ اس لیے اس کی اصلاح میں پوری ہوشیاری، بیداری اور بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔

(منہاج العابدین، الباب الثالث، العقبة الثالثة، ص ۹۸)

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: گُناہوں کی وجہ سے دل بھی میلا ہو جاتا ہے، تلاوتِ قرآن کرنے، موت کو یاد کرنے، **اللہ پاک کے خوف اور عشقِ مُصْطَفٰے میں رونے سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔** (مدنی مذاکرہ: 20رمضان المبارک 1437ھ /26جون 2016)

امیر اہلِ سُنّت کی ایپ(Application)کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیک لوگوں کی صحبت میں رہنے اور نیکوں کی باتیں سُننے سے بھی دل صاف ہوتا ہے اور روحانیت پیدا ہوتی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلِ سُنت حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اس دور میں یادگارِ اسلاف شخصیت ہیں۔ چونکہ آپ خود خوفِ خدا سے معمور اور شریعت پر عمل کرنے والی شخصیت ہیں، لٰہذا آپ کے ملفوظات اور کردار سے متأثر ہوکر کئی دِلوں میں خوفِ خدا کی شمع روشن ہوئی ہے۔ آپ کے ملفوظات سے دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول برکتیں حاصل کر رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے شعبہ **"آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ** (I.T Department)"نے امیرِ اہلِ سُنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی **موبائل ایپلی کیشن "مولانا الیاس قادری"** کے نام سے لاوَنچ کی ہے۔ جس میں امیرِ اہلِ سُنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کا تعارف، آپ سے مُرید (بیعت) ہونے کی سہولت، آپ کے ویڈیو اور آڈیو کلپس(Video & Audio Clips)اور مختلف کتب ورسائل کی سہولت موجود ہے۔ آج ہی اپنے موبائل میں یہ ایپ(App)انسٹال کریں اور فیضانِ امیرِ اہلِ سُنّت سے آپ بھی حصہ پانے کی سعادت حاصل کیجیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حفظانِ صحت سے متعلق کچھ نکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"تذکرۂ امیرِ اہلِ سُنّت (قسط8)"** سے حفظانِ صحت کے چند نکات سُنتے ہیں۔ چنانچہ امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ فرماتے ہیں:☆صحّت کے معاملے میں غفلت نہ فرمایئے کہ بسا اوقات معمولی سی خَراش بھی بڑھتے بڑھتے گہرے زخم پھر ناسُور اور بالآخر موت کا سبب بن سکتی ہے۔ مُشاہدہ ہے کہ جہاں دوائیں کام نہیں کرتیں

وہاں پرہیز کرنے سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہو جاتے ہیں! نیا کپڑا اگر ایک بار بھی دُھل جائے تو پھر اُس کی پہلے جیسی چمک دمک باقی رہتی ہے نہ ہی قیمت۔ (مدنی مذاکرہ، کیسٹ نمبر:۲۵۳) ☆کوشش کر کے شوگر، لپڈ پروفائل وغیرہ ہر تین ماہ کے بعد ٹیسٹ کروایئے بلکہ کبھی کبھی مکمل چیک اپ بھی کروالینا چاہئے۔ (گھریلو علاج، ص ۱۱) ☆دواؤں کے ذریعے علاج سے صحّت پانے کے بعد بدنِ انسانی بھی گویا "دُھلے ہوئے کپڑے" کی طرح ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ممکنہ صورت میں دواؤں کے بجائے غذا سے عِلاج نیز پرہیز کے ذریعے کام چلانا ہی سمجھداری ہے کہ دواؤں کے منفی اثرات بھی ہوتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، کیسٹ نمبر ۴۱)

﴿اعلان:﴾

حفظانِ صحت کے مزید نکات تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا

اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[4]

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴿5﴾ قُربِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا توسرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے سَتّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

---

1 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ... الترغیب والترھیب، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۱

3 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 17 دسمبر 2020ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

حفظانِ صحت کے بقیہ نکات

☆ جو اپنے بڑھاپے کو سُکھی دیکھنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ جوانی سے ہی چینی، میدہ اور چکناہٹ والی چیزیں کم استعمال کرے ورنہ یہ چیزیں خون میں مختلف بیماریاں پیدا کرتی ہیں جو بالآخر شوگر، فالج اور دل کے اَمراض کی صورت میں سامنے آتی ہیں۔ (مَدنی مذاکرہ، کیسٹ نمبر ۲۵۳) ☆ مزید فرماتے ہیں: کھانے پینے میں میٹھے کا زیادہ استعمال بھی ذیابیطس (شوگر) کا سبب بنتا ہے، نیز چائے،

---

[1] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

کولڈ ڈرنک اور آئسکریم وغیرہ معدے میں اُنڈیلتے رہنے والوں کا شوگر سے بچنا بہت مشکل ہے لہٰذا زیادہ میٹھا کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے اور روزانہ کم از کم آدھا گھنٹہ پیدل چلنے کی عادت رکھنا بھی شوگر اور دوسرے کئی مہلک اَمراض سے تحفظ کا ذریعہ ہے۔ وہ لوگ جو بیٹھ کر لکھنے پڑھنے یا دفتری کام کاج کرنے، پیدل چلنے کے بجائے صِرف اسکوٹر یا کار وغیرہ میں سفر کرنے کے عادی ہوتے ہیں تو وہ بہت جلد شوگر اور دیگر مہلک اَمراض کا شکار ہوسکتے ہیں لہٰذا پرہیز کے ساتھ ساتھ ہلکی پھلکی ورزش کی عادت ہو تو اُمید ہے کافی بہتری ہو گی۔(مَدَنی مذاکرہ، کیسٹ نمبر ۳۸)☆ہمارے معاشرے میں سگریٹ، پان، گٹکا اور دیگر کئی صحت کو پہنچانے والی چیزوں کی کثرت ہے۔ نادان لوگ ان چیزوں پر ماہانہ ہزاروں روپے خرچ کرتے اور نتیجے میں کینسر جیسے تکلیف دینے والے اَمراض کو گلے لگالیتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر کے بیان کے مطابق گردے میں 80 فیصد پتھری چھالیا کے سبب ہوتی ہے۔ مَعَاذَ اللہ گردہ ناکارہ ہو جانا یا اس میں کینسر ہو جانا بھی پان گٹکے کے کثرتِ استعمال کے نقصانات میں سے ہے۔(مَدَنی مذاکرہ، کیسٹ نمبر ۷۹)☆رات دیر تک جاگنا صحت کے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے کہ دنیا کا اُصول "دن کام اور رات آرام" کا ہے، جب اِس اُصول کو توڑیں گے تو صحت برباد ہو گی اور نیند کم ہونے کے سبب نفسیاتی اَمراض کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔(مَدَنی مذاکرہ، کیسٹ نمبر ۲۳ ماخوذاً)☆بلغم اور زُکام کے علاج کے سلسلے میں جو فائدہ کشمش نے دیا کسی اور دوا نے نہیں دیا۔(مَدَنی مذاکرہ: کیسٹ نمبر ۱۲۴، گلدستۂ دُرود و سلام، ص ۵۵۲)☆خلافِ معمول نیند کا آنا جگر کی کمزوری پر دال (دلالت کرتا) ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ لیموں والے پانی میں شہد کا ایک چمچ نہار مُنہ استعمال کریں اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہو گا۔(مَدَنی

مذاکرہ: کیسٹ نمبر ۱۲۴، گلدستۂ درود و سلام، ص ۵۵۳)☆علاج کیلئے کسی ایک طبیب کو مستقل طور پر مخصوص کرلینا چاہیئے، وہ آپ کے طبعی مزاج سے واقف رہے گا تو علاج جلد ہو سکے گا اور بُرے اَثرات کے خطرات بھی کم رہیں گے، ورنہ خواہ مخواہ الگ الگ طبیبوں کے پاس جائیں گے تو وہ نئے نئے نسخے آزمائیں گے، اِس طرح آپ کا پیسہ اور وقت دونوں برباد ہوتے رہیں گے۔ اِسی طرح کتابوں یا لوگوں کے بتائے ہوئے نُسخوں کے مطابق علاج کرنا بھی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے کہ مشہور کہاوت ہے: ”نیم حکیم خطرۂ جان“ ساتھوں ساتھ یہ بھی خاص تاکید ہے کہ اِس کتاب میں دیا ہوا کوئی بھی نُسخہ اپنے طبیب سے مشورہ کئے بِغیر اِستعمال نہ کیا جائے اگرچہ یہ نُسخہ اُسی بیماری کیلئے ہو جس سے آپ دوچار ہوں۔ اِس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کی طبعی (طب۔ عی) کیفیات جُدا جُدا ہوتی ہیں، ایک ہی دوا کسی کیلئے آبِ حیات کا کام دکھاتی ہے تو کسی کیلئے موت کا پیام لاتی ہے۔ لٰہذا آپ کی جسمانی کیفیات سے واقف آپ کا مخصوص طبیب ہی بہتر طے کر سکتا ہے کہ آپ کو کون سا نسخہ مُوافق ہو سکتا ہے اور کون سا نہیں کیوں کہ کتاب میں علاج کے طریقے بیان کرنا اور ہے جبکہ کسی خاص مریض کا علاج کرنا اور۔ (گھریلو علاج، ص ۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆مغفرت کی عظیم دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کے شیڈول کے مطابق ”مغفرت کی عظیم دعا“ یاد کروائی جائے گی۔

وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ ظَلَمْتُ نَفْسِیۡ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیۡ مَغْفِرَۃً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیۡ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔(بخاری،کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، ۱/۲۹۱،حدیث:۸۳۴)

ترجمہ: اے اللہ پاک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور بیشک تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے، تُو اپنی طرف سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر، بے شک تُو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔(فضائل دعا، ص ۳۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) ”مَرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مَدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلٰوۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ

بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب و اِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتِماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورَت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتِماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد